نام کتاب : ضیائے نور نعتیہ گلدستہ

نام شاعر : محمد آغا مجاہد علی زاہد قریشی حیدرآبادی

ناشر : آغا منصور علی قریشی

مکان نمبر 6.346.20 روپ لال بازار شاہ علی بنڈہ حیدرآباد

مکان نمبر 746.2.18/3 فلک نما قادری چمن حیدرآباد

تعداد اشاعت : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ 1997

کتابت : محمد یوسف علی

طباعت : اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد۔ ۲

ہدیہ : ۱۰ روپئے

ترتیب : آغا زبیر علی قریشی۔ آغا داؤد علی قریشی۔ آغا شجاعت علی قریشی

تقسیم کار : سید خواجہ سعید الزماں فیض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

گلدستہ نعت ضیائے نور میں اپنے والدِ محترم حضرت محمد آغا داؤد دلّی قریشی مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ گلیم کے نام منسوب کرتا ہوں۔

بارگاہِ خداوندی میں دست بہ دُعا ہوں کہ اللہ پاک اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت کے طفیل مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین۔ ثم۔ آمین

(زاہد قریشی) ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۱۸ھ

خلوص نامہ

لاکھوں درود و سلام اُس پاک ہستی پر جو باعثِ تخلیقِ عالم ہے حضرت محمد مصطف
صلی اللہ علیہ وسلم کے یومِ ولادت کے موقعہ پر ادارہ منصور پبلیشرز حیدرآباد کے زیرِ اہتمام حیدرآبا
کے مقبولِ عام شاعر جناب زاہد قریشی صاحب کا نعتیہ گلدستہ ضیائے نور کی اشاعت
ہم دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محمد عتیق صدر　　　ابن الحبیب احقر بانی

مجلسِ فروغِ اردو ادب

دوحہ قطر

کلماتِ خیر

(بیرسٹر اسد الدین اویسی صاحب)
رکن اسمبلی آندھرا پردیش

الحمد للہ گلدستۂ نعت (ضیائے نور) حیدرآباد کے جواں فکر شاعر جناب آہد قریشی صاحب کا تیسرا مجموعہ کلام ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اولیاء اللہ سے عقیدت کا ایک بہترین نمونہ ہے قابلِ مبارک باد ہیں جناب آہد قریشی صاحب جنہوں نے شب و روز کی سیاسی مصروفیت کے باوجود کبھی اردو ادب کا دامن نہیں چھوڑا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے سینے میں چھپائے نعت گوئی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کہ آج کا دور اردو ادب کے لئے بڑا صبر آزما دور ہے اردو والوں کو بے شمار مصائب اور مشکلات کا سامنا ہے لیکن جو لوگ اپنی دھن اور ارادے کے پکے ہوتے ہیں وہ بہر حال کچھ کر گذرتے ہیں ضیائے نور کے شاعر آہد قریشی اُن ہی میں سے ایک ہیں۔ جو خاردار راستوں کی پرواہ کئے بغیر اپنی منزلِ مقصود کی طرف بڑھنے پر یقین رکھتے ہیں اس سے قبل اُن کے دو مجموعۂ کلام (احساس) اور (چشمۂ فیض) شائع ہو کر مقبول عام ہوئے ہیں جنکو اہلِ ذوق احباب نے بہت پسند کیا جواں سال شاعر کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی نہ صرف آندھرا پردیش بلکہ بیرون ریاست کے ادبی جرائد میں بھی آپکی شاعری اور مجموعہ (احساس) پر تبصرے شائع ہوئے زیر نظر گلدستہ نعتیہ کلام پر مشتمل ہے جو اُن کے احساسات و جذبات کا آئینہ دار ہے مجھے امید ہے کہ ناظرین اسے پسند فرمائیں گے۔

بیرسٹر اسد الدین اویسی
ایم۔ایل۔اے

اعتراف

حیدرآباد کے جواں فکر شاعر و مجلس اتحاد المسلمین کے سرگرم قائد جناب زاہد قریشی کا نعتیہ گلدستہ (ضیائے نور) اس پاک اور مقدس ہستی آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت میں کہے گئے کلام کا مجموعہ ہے جنکو اللہ پاک نے رحمت العالمین بنا کر عالم انسانیت کی رہنمائی کیلئے پیدا فرمایا اور اللہ نے آپکو محبوب اور انبیاء علیہ السلام نے اپنا سردار کہا ہے آپ کی تعریف اور توصیف تو ملائکہ بھی آسمانوں میں کرتے ہیں مبارک ہیں وہ انسان جن کے قلب اللہ کے محبوب کی محبت میں سرسبز و شاداب ہیں۔

ضیائے نور کا میں نے گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اسمیں ایسے لا تعداد اشعار موجود ہیں جو پڑھنے والوں کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑ جاتے ہیں میں یہ کہنے کے موقف میں ہوں کہ شاعر نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے اسکے مطالعہ سے یہ محسوس ہوتا ہیکہ آج کی تیز جھلسا دینے والی گرم آندھیوں میں خوشبودار گھنی چھاؤں دینے والا ایک پودا لگا دیا گیا ہے جسکی ٹھنڈی اور مہکی فضا سے روح کو تازگی ملتی ہے زاہد قریشی نہ صرف سیاسی ذہن و فکر رکھتے ہیں بلکہ انکو شعر و ادب سے گہرا لگاؤ اور اردو زبان سے والہانہ محبت بھی ہے زیر نظر نعتیہ گلدستہ اس بات کا عملی ثبوت ہے یہ مختصر سا مجموعہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے امید کہ اہل علم و اہل ذوق حضرات ضیائے نور کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے

ادب دوست **محمد خواجہ پاشاہ**

حمد باری تعالیٰ

ہر سو میں تیرے جلوے ہر سو ہے نور تیرا
آنکھوں میں ہے اجالا دل میں ظہور تیرا

رنگت گلوں میں تیری کلیوں میں تیری خوشبو
پایا چمن چمن میں رنگ و سرور تیرا

حسنِ جمالِ عالم ادنیٰ جھلک ہے تیری
دیکھا ہر ایک شئے میں پرتو ضرور تیرا

شمس و قمر ہیں تجھ سے فرش و فلک ہیں تجھ سے
کونین میں اجالا پھیلا ہے نور تیرا

دیکھوں میں تجھ کو یارب ایسی نظر عطا ہو
ہو کے قریب تجھ سے زاہد ہے دور تیرا

نعتِ شریف

گدا ہوں ازل سے درِ مصطفےٰ کا
سہارا ہے کافی حبیبِ خدا کا

مجھے ڈر نہیں ہے زمانے کے شر کا
میرے ہاتھ دامن ہے خیرالوریٰ کا

وہ رحمت لقب کا ملا ہے سہارا
نہ تھا کوئی دنیا میں مجھ بے نوا کا

خدا سے لئے ہیں وہ بخشش کا وعدہ
ہے احسان ہم پہ شہِ انبیاء کا

خدا بھی ہے اُس کا خدائی بھی اُسکی
ہُوا جو بھی زاھد حبیبِ خدا کا

زندگی کا سہارا مدینے میں ہے
آمینہ رضی کا دلارا مدینے میں ہے

رحمتوں کا نظارا مدینے میں ہے
بے کسوں کا سہارا مدینے میں ہے

غم کے مارو چلو سوگوارو چلو
کملی والا ہمارا مدینے میں ہے

نور ہی نور ہے وادئ مصطفےٰ ﷺ
دیکھنے کا نظارا مدینے میں ہے

اتنے حیران ہو کیوں پریشان ہو
بے سہارو سہارا مدینے میں ہے

اس زمیں پہ اگر دیکھنا ہے تمہیں
خلد کا ہر نظارا مدینے میں ہے

جس پہ ہوتے ہیں زاہد ملائک فدا
سبز گنبد وہ پیارا مدینے میں ہے

مشکلوں میں آقا کو اسلئے پکارا ہے
ابتدا سے آدمؑ کا ایک ہی سہارا ہے

انبیائے آکے فرش جب سنوارا ہے
حق نے اپنے پیارے کو عرش سے اتارا ہے

آپؐ کی ولادت پہ سرنگوں تھے بُت سارے
آپؐ کو رسول اللہؐ ہر شجر پکارا ہے

کُفر کے اندھیرے جب چھا گئے تھے عالم پر
مثلِ آدمی حق نے نور کو اتارا ہے

آپؐ کی رسالتؐ کے ہیں گواہ سنگ ریزے
چاند ہو گیا ٹکڑے یہ آپؐ کا اشارہ ہے

گر خدا کے ہونا ہے مصطفیٰؐ کے ہو جاؤ
جو بھی اُن کا ہوتا ہے وہ خدا کو پیارا ہے

وہ جہاں میں آئے ہیں بن کے رحمتِ عالم
اپنی بے بسی زاہد کب اُنھیں گوارا ہے

کرم کا ہو اگر ہم پہ اشارہ یارسول اللہ
سنور جائے مقدر یہ ہمارا یارسول اللہ

تمہارے در کا صدقہ دونوں عالم کیلئے بس ہے
مگر کچھ مل بھی جاتا ہے اُتارا یارسول اللہ

تمہارے در کی نسبت سے سلامت ہے میری کشتی
مجھے طوفاں بھی ہے اک کنارا یارسول اللہ

اُسے کیا فکر دنیا کی اُسے کیا خوف محشر کا
جسے راس آگیا ہے غم تمہارا یارسول اللہ

میں کتنا آدمی ہوں اور پھر میرا بھرم کتنا
بھرم سارا تمہارا ہے تمہارا یارسول اللہ

خوشی میں غم میں راحت میں غرض ہر ایک عالم میں
مجھے ہے بس تمہارا ہی سہارا یارسول اللہ

یہ خستہ حال زاہد کی تمنا ہے میرے آقا
بلالو اسکو قدموں میں خدارا یارسول اللہ

★

میرے مصطفیٰ کا مقام اللہ اللہ
ہے بعد از خدا احترام اللہ اللہ

زمیں پہ محمدؐ فلک پہ ہیں احمدؐ
جبیں پہ فرشتوں کی نام اللہ اللہ

نہیں کوئی ہمسر دو عالم میں اُن کا
وہ ہیں انبیاءؑ کے امام اللہ اللہ

نہ پہنچے گا کوئی بھی اُن کے قدم تک
ہے قوسین اُن کا مقام اللہ اللہ

سکوں عرش پایا ہے جنکے قدم سے
بیاں کیا ہو اُن کا مقام اللہ اللہ

لکھا جب قلم نے ثنائے محمدؐ
فرشتوں نے بھیجا سلام اللہ اللہ

مبارک ہو زاہد تجھے نعت کہنا
مقدس ہوا ہے کلام اللہ اللہ

مِل ہی جائے گا مجھے صدقہ عطا سرکارؐ کا
میں فِدا سرکارؐ پہ ہوں اور گدا سرکارؐ کا

کونسا عالم ہے جو اُن کے تصرُّف میں نہیں
سارے عالَم ہیں خدا کے اور خدا سرکارؐ کا

خاکِ طیبہ کیوں نہ مہکے باغِ جنّت کی طرح
قطرہ قطرہ ہے پسینہ جابجا سرکارؐ کا

رہنمائی کی ضرورت اُن کو کب ہے جبریلؑ
ہے خدا خود ابتدا سے رہنما سرکارؐ کا

وہ تو وہ ہیں اُن کے روضے کا کوئی سایا نہیں
گنبدِ خضرا بھی ہے ایک معجزہ سرکارؐ کا

عرش پہ اُن کے قدم ہیں فرش پہ تیری جبیں
کیا سمجھ میں آئے زاہد مرتبہ سرکارؐ کا

مت پوچھئے کیا کیا ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں
کونین کا نقشہ ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

اِک نور سراپا ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں
اللہ کا جلوہ ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

رُکنا ہے کہاں تم کو جبرئیلؑ آمیں دیکھو
قوسین کا نقشہ ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

جبرئیلؑ امیں ہوں یا رضوانؑ بہشتی ہوں
ہر ایک فرشتہ ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

قوسین ہو یا سدرہ بہشت ہو یا محشر
ان سب کا احاطہ ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

آدمؑ کی جبیں پر سے آیا ہے ذبیحؑ تک جو
وہ نور چمکتا ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

آقاؐ نے اُٹھایا ہے ہر راز کے پردے کو
ہر راز کا پردا ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

جس نُور کے قطرے سے اک طور ہُوا روشن
وہ نور کا دریا ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

جس شئے پہ نظر کی ہے کایا ہی پلٹ دی ہے
کچھ ایسا اُجالا ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

جس نُور سے ڈھل آئے زاہد وہ شبِ اسیری
وہ نُور سراپا ہے سرکارؐ کی آنکھوں میں

قطعہ

ہو چکا ہے ختم ہر اک مرتبہ سرکارؐ پر
ابتدا سرکارؐ سے ہے انتہا سرکارؐ پر

آپؐ سا شائد حسیں حق نے بنایا ہی نہیں
خود بنایا ہوگیا خود ہی فدا سرکارؐ پر

ہر سمت برستے ہیں انوار مدینے میں
رہتے ہیں میرے آقا ﷺ سرکار مدینے میں

سر ہوتے ہیں اکر خم جس جا پہ فرشتوں کے
محبوبِ خدا کا ہے دربار مدینے میں

دربارِ نبی ﷺ کیا ہے دربار خدا کا ہے
ہوتا ہے خدائی کا دیدار مدینے میں

طیبہ کے گلی کوچے جنت سے نہیں ہیں کم
ہیں سارے جہانوں کے مختار مدینے میں

معراج کی شب جس نے نبیوں کی امامت کی
رہتے ہیں رسولوں کے سردار مدینے میں

قربان نہ کیوں جائے دل گنبد خضرا پر
اک طور کا منظر ہے ہر بار مدینے میں

یارب میرے ملنے کی صورت تو کوئی نکلے
میں ہند میں رہتا ہوں سرکار مدینے میں

روتا ہوں تڑپتا ہوں امید پہ جیتا ہوں
اک دن تو بلائیں گے سرکار ﷺ مدینے میں

دربارِ رسالتؐ میں کہنے کی نہیں حاجت
آجانا ہی کافی ہے ایک بار مدینے میں

طوفان و حوادث کا کیا ذکر یہاں زاہد
ہاں برق کی رُکتی ہے رفتار مدینے میں

◎

فخرِ آدمؑ فخرِ موسیٰؑ حق کے دلبر آپؐ ہیں
نورِ اول آپؐ ہیں مرسلِ آخر آپؐ ہیں

ہیں حبیبِ کبریا حق کے پیمبر آپؐ ہیں
یا محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کے رہبر آپؐ ہیں

رہبرِ کُل آپؐ ہیں محسنِ اکبر آپؐ ہیں
بحرِ رحمت آپؐ ہیں ساقیٔ کوثر آپؐ ہیں

آپؐ کا ہمسر نہیں ہے دونوں عالم میں کوئی
صاحبِ جود و عطا سید و سرور آپؐ ہیں

فکر ہو زاہد کو کیوں بخشش کی روزِ حشر میں
آپؐ کا رحمت لقب شافعِ محشر آپؐ ہیں

بُرا ہوا یا بھلا ہوا ہوں ؛ کرم سے جو بھی ہوا ہوا
درِ نبیؐ کا گدا ہوا ہوں ؛ نہیں تھا کچھ بھی سوا ہوا
وہاں بھی اُن پہ یہاں بھی اُن پہ ؛ فدا ہوا تھا فدا ہوا
مرا بگڑنا ہے غیر ممکن ؛ درِ نبیؐ کا بنا ہوا
اُنھیں کا دانہ اُنھیں کا پانی ؛ اُنھیں کے در کا پلا ہوا
ہے اُن کے قدموں میں میری جنت ؛ اُنھیں کے رستے پڑا ہوا
اُنھیں کے ہاتھوں ہے میری بخشش
اُنھیں پہ زاہدؔ فدا ہوا ہوں

◎

خدا سے محبت کا زینہ محمدؐ ؛ کہ توحید کا ہیں سفینہ
زمانے کو سب کچھ ملا ہے تم ہی سے ؛ ہو تم رحمتوں کا خزینہ
تمہارا میں ہو کے رہوں دور تم سے ؛ یہ جینا بھی ہے کوئی جینا
جہاں تم ہو بس ہے وہیں میری جنت ؛ نہیں خلد سے کم مدینہ
تمہیں دیکھ لینا ہی دیدارِ حق ہے ؛ کہ حق کا ہو تم آئینہ نہ
مصیبت میں ہوں اب کرم چاہتا ہوں ؛ مرا اب سہارا کوئی نہ
نہیں مجھ کو پرواہ زمانے کی زاہدؔ
مری زندگی کا قرینہ محمدؐ

○

شانِ حق نورِ خدا ہیں یا محمدؐ مصطفےٰؐ
آپؐ فخرِ انبیاء ہیں یا محمدؐ مصطفےٰؐ

مالکِ ہر دو سرا ہیں یا محمدؐ مصطفےٰؐ
شافعِ روزِ جزا ہیں یا محمدؐ مصطفےٰؐ

انبیاء کے پیشوا ہیں یا محمدؐ مصطفےٰؐ
رہبرِ کل انبیاءؑ ہیں یا محمدؐ مصطفےٰؐ

بے کس و مجبور پہ سرکار ہو چشمِ کرم
آپؐ ہی مشکل کشا ہیں یا محمدؐ مصطفےٰؐ

آپؐ کا ہوتے ہوئے زاہد پھرے کیوں دربدر
آپؐ سب کا آسرا ہیں یا محمدؐ مصطفےٰؐ

قطعہ

سچ ہے کہ بہت کچھ ہے وہاں عرشِ بریں پر
کرتا ہے فلک ناز مدینے کی زمیں پر

کیا کوئی نہیں ہے مرے سرکار کے آگے
نعلین لئے جاتے ہیں جو عرشِ بریں پر

یہ مانا چلو میں گنہگار ہوں ؛ مگر مصطفیؐ کا پرستار ہوں
ملائک نے سجدہ کیا ہے جسے ؛ قسم ہے خدا کی وہ شہکار ہوں
ہے بخشش کا وعدہ وہ جس کے لئے ؛ ازل کا وہ بندہ خطاکار ہوں
وہ محشر میں دیکھو گے نسبت مری ؛ گنہگار بے شک گنہگار ہوں
تجھے باغِ جنت ملے واعظا ؛ میں لطفِ نبیؐ کا طلبگار ہوں
محمدؐ کے در کا ہوں زاہد گدا
گدا ہوں گدائی میں سرشار ہوں

محمدؐ محمدؐ وہ پیارے محمدؐ ؛ محمدؐ ہمارے سہارے محمدؐ
محمدؐ خدا سے خدا کے محمدؐ ؛ محمدؐ خدا کے ہیں پیارے محمدؐ
محمدؐ وہ ہیں عرشِ اعلیٰ کے تارے ؛ محمدؐ حلیمہؓ کے پیارے محمدؐ
محمدؐ کا صدقہ یقیناً ملے گا ؛ محمدؐ کے عاصی پکارے محمدؐ
یہ روزِ ازل میں ہی طے ہو چکا ہے ؛ محمدؐ کے ہم ہیں ہمارے محمدؐ
تصور میں روضہ جدائی کے لمحے ؛ بھلا کوئی کب تک گذارے محمدؐ
محمدؐ سے روشن ہوتے سارے عالم
یہ عالم کو زاہد سنوارے محمدؐ

سرتاج انبیاء ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ
رہبر ہیں رہنما ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ

وہ سب کا آسرا ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ
محبوبِ کبریا ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ

عالم کی ابتداء ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ
نبیوںؑ کی انتہا ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ

وہ نور ہیں سراپا سایا نہیں ہے جنکا
انوارِ کبریا ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ

یوں تو نبیؑ بہت ہیں عیسیٰؑ ہو یا ہو موسیٰؑ
یہ سب کا آسرا ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ

جبرئیلؑ رک گئے اور اُن کا سفر ہے جاری
اللہ ہی جانے کیا ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ

زاہد وہ روزِ محشر ابرِ کرم بنے گے
مختار دوسرا ہیں صلِّ علیٰ محمدؐ

آپؐ اپنے نور سے حق نے کیا روشن چراغ
عرش و کرسی تھے تھے مصطفےٰؐ روشن چراغ

ہیں حبیبِ کبریا کے نقشِ پا روشن چراغ
جن سے طیبہ کا ہر اک ذرہ ہوا روشن چراغ

انبیاء کی بھی جبیں روشن رہی سرکارؐ سے
ہیں ازل ہی سے محمدؐ مصطفےٰؐ روشن چراغ

ماہ و انجم آپؐ کے انوار کی ادنیٰ مثال
ہے چراغِ نور کی ہر اک ضیا روشن چراغ

آپؐ کی ذاتِ مقدس مرکزِ انوار ہے
چھو لیا قدموں کو جس نے ہو گیا روشن چراغ

اُن کی سیرت کا کروگے کونسا لمحہ بیاں
لمحہ لمحہ زندگی کا رہنما روشن چراغ

وہ نہ تھے تو کچھ نہ تھا جیتے ہوئے سب کچھ ہوا
آنکھ آدمؑ کی طفیلِ مصطفےٰؐ ہوا روشن چراغ

صحابہؓ و اولیاؒ خواجہؒ قطبؒ ابدالؒ غوثؒ
آپؐ سے کتنے ہوتے ہیں جابجا روشن چراغ

تا قیامت دینِ حق قائم رہے گا آپؐ سے
سلسلہ در سلسلہ ہیں اولیا روشن چراغ

دورِ ظلمت کیوں نہ ہو زاہد ضیائے نور سے
ہیں محمدؐ مصطفےٰؐ کے نقشِ پا روشن چراغ

یا رب مجھے دکھا دے نور الوریٰ کا روضہ
نور الہدیٰ کا روضہ بدر الدجیٰ کا روضہ

کہتے ہیں باغ جنت طیبہ کی ہی گلی ہے
دیکھوں نظر سے اپنی صلِ علیٰ کا روضہ

منظر ہے روشنی کا برسات رحمتوں کی
طیبہ کی سرزمیں پر شمس الضحیٰ کا روضہ

ہو جائے زندگی میں اتنا کرم الٰہی
سجدے میں ہو میرا سر ہو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ

جو بھی گیا وہاں سے آکے یہی کہا ہے
جنت کا ہے نظارا صلِ علیٰ کا روضہ

ہو گی ہر ایک مشکل آسان زندگی کی
دیکھوں گا جب نظر بھر مشکل کشا کا روضہ

ہر اک قدم پہ زاہد سجدے کیا کروں گا
آجائے سامنے جب خیر الوریٰ کا روضہ

یہ مانا نہیں در پہ آنے کے قابل
مگر میں نہیں بھول جانے کے قابل

میرا حال تو ہے سُنانے کے قابل
میرے زخمِ دل ہیں دکھانے کے قابل

میرے دل نے سب کچھ عیاں کر دیا ہے
نہیں کچھ بھی تم سے چھپانے کے قابل

کیسے میں پکاروں کیسے میں سناؤں
درِ مصطفٰےؐ ہے سُنانے کے قابل

پھروں کب تلک دربدر یا محمدؐ
بناؤ مجھے در پہ آنے کے قابل

ازل ہی سے ہوں میں فدائے محمدؐ
نہیں نار مجھ کو جلانے کے قابل

مدد کیجیئے اب مدد کی گھڑی ہے
یہ زاہد نہیں آزمانے کے قابل

★

لیوا ہوں نام آپؐ کا سرکار دیکھنا
جانب میری بھی سیدِ ابرار دیکھنا

بس اک نظر ہے آپؐ کی کافی میرے لئے
محتاج کو اے مالک و مختار دیکھنا

بس آپؐ کے سوائے کسی کی نہیں ہے آس
عاصی ہوں آپؐ کا میرے سرکار دیکھنا

طیبہ کی سرزمیں پہ بُلا لیجئے حضورؐ
مجھ کو بھی ہو نصیب وہ دربار دیکھنا

زاہد سیاہ کار گنہگار ہے بہت
چھوٹے نہ حشر میں یہ خطا کار دیکھنا

قطعہ

نام لیجے مصطفےٰؐ کا بادب
ہیں شفیع خیر الوریٰ رحمت لقب

ہم سے کیا توصیف ہو سرکارؐ کی
ہیں محمد مصطفےٰؐ محبوبِ رب

دیوانہ محمدؐ کا جاتا ہے خدا حافظ
اب خاکِ مدینہ کو چھونا ہے خدا حافظ

وعدہ ہے محمدؐ کا گر اُن کی زیارت ہو
محشر میں شفاعت کو آنا ہے خدا حافظ

دربارِ رسالتؐ کا مہمان ہوا ہے دل
آنکھوں میں محمدؐ کا روضہ ہے خدا حافظ

اب گنبدِ خضرا کا منظر ہے نگاہوں میں
اب جانبِ طیبہ کو جانا ہے خدا حافظ

ہنستے ہو بھلا کیوں کر غربت پہ میری لوگو
مجھ جیسے غریبوں کا اللہ ہے خدا حافظ

قسمت سے تجھے زاہد کعبے کی زیارت ہو
دُنیا کا ٹھکانہ کیا جانا ہے خدا حافظ

★

رنج کوئی نہ اب کوئی غم ہے ؛ لب پہ شکوہ نہ آنکھ پُرنم ہے
دل کا میرے عجیب عالم ہے ؛ اب خوشی ہے خوشی نہ غم غم ہے
لب پہ نام حبیب پیہم ہے ؛ دل میں یادِ رسولؐ اکرم ہے
دل کے لٹنے کا اب کسے غم ہے ؛ عشق احمد میں زندگی ضم ہے
دونوں عالم میں کیا مجھے کم ہے ؛ مجھ پہ آقاؐ کا لُطف پیہم ہے
یادِ احمد نہ پُوچھئے کیا ہے ؛ زخمِ دل کی دوا ہے مرہم ہے
نام مشکل میں لیجئے اُن کا ؛ اسمِ آقاؐ ہی اسمِ اعظم ہے
دین کا اُن کی پوچھنا کیا ہے ؛ لینے والے میں حوصلہ کم ہے
جسم کیا ہے یہ خاک آدمؑ کی ؛ نورِ احمد سے سانس ہے دم ہے
اُن کا دامن مرے لئے بس ہے ؛ کیا ہو اگر زمانہ برہم ہے
اُن کی عظمت کو کوئی کیا جانے ؛ زیرِ پا جن کے عرشِ اعظم ہے

وہ درِ مصطفےٰؐ ہے اے زاہد
دونوں عالم کا سر جہاں خم ہے

ہوں فرش نشیں نعت کہوں عرش نشیں کی
ہے مجھ پہ کرم اور عطا نور مُبیں کی

ہے کوئی کہاں جس کا ہو قوسین پہ سجدہ
یہ شان فقط شان ہے محبوب مبیں کی

نعلین سے وہ جنکے قرار عرش کو آیا
عظمت ہے فقط گنبد خضرا کے مکیں کی

یثرب کی زمیں ہے یہ نہیں جنتِ رضوان
آتی ہے یہاں دیکھ مہک عرشِ بریں کی

ہے دور کہاں گنبد خضرا مجھے زاہد
ہر حال میں ہے مجھ پہ نظر سرورِ دیں کی

قطعہ

مایوس کسی کو بھی سرکار نہیں کرتے
فریاد کسی کی وہ بیکار نہیں کرتے

رحمت ہے لقب اُن کا مختار دو عالم ہیں
سائل کو کبھی خالی مختار نہیں کرتے

سچ ہے کہ بہت کچھ ہے وہاں عرش بریں پر
کرتا ہے فلک ناز مدینے کی زمیں پر

ہجرت کا دیا حکم مدینے میں بلایا
احسان ہے اللہ کا طیبہ کی زمیں پر

کیا کوئی نہیں ہے میرے سرکارؐ کے آگے
نعلین لئے جاتے ہیں جو عرش بریں پر

کس درجہ محبّت ہے محمدؐ سے خدا کو
لکھّا ہے یہی نام فرشتوں کی جبیں پر

طیبہ کی ملے خاک تو آنکھوں میں لگا لوں
پھر سر پہ رکھوں یا میں رکھوں اپنی جبیں پر

زاہدؔ مجھے قسمت سے ملا ہے وہی دامن
آدمؑ کا وسیلہ جو بنا عرش بریں پر

نہیں ہے مجھے مال و زر کی ضرورت
دُعا کو ہے کافی اثر کی ضرورت

چلا جاؤں اُڑ کے جو ہوتے مدینہ
مجھے ہے ضرورت تو پر کی ضرورت

کہاں اُن کے جلوے کہاں میری نظریں
نظر کو بھی ہے اک نظر کی ضرورت

درِ مصطفٰےؐ سے ہی مطلب ہے سارا
گدا کو ہے داتا کے در کی ضرورت

علاجِ محبت دواؤں سے کیا ہو
ہے بیمار کو اب نظر کی ضرورت

لُٹا دے تو آقا پہ گھر بار زاہد
نہیں ہے مسافر کو گھر کی ضرورت

میرے دل میں ہیں محمدؐ میری آنکھ میں مدینہ
رہے خوف کیوں کسی کا مجھے آگیا ہے جینا

میں چلا ہوں سوئے طیبہ نہیں مجھ کو خوفِ طوفاں
وہیں تھم گئے ہیں طوفاں جہاں چل پڑا سفینہ

میرے حال پہ نظر ہے میرے مصطفیؐ کی ہر دم
میری آنکھ سے تو دیکھو کہاں دور ہے مدینہ

یہی میری آرزو ہے کروں جان آپؐ پہ صدقے
یہی رازِ زندگی ہے یہی کچھ ہے میرا جینا

میں غلامِ مصطفیٰؐ ہوں مجھے غم نہیں ہے تاابد
کہ ہے یادِ مصطفیٰؐ کی میری زیست کا قرینہ

حبیبِ خدا وہ جو پیارے نبیؐ ہیں ؛ ہمارے نبیؐ وہ ہمارے نبیؐ ہیں
ہیں جس پہ نازاں فلک جس پہ صدقے ؛ وہی عرشِ اعلیٰ کے تارے نبیؐ ہیں
دو عالم ہیں روشن انہیں کی ضیا سے ؛ کہ نورِ خدا وہ ہمارے نبیؐ ہیں
وہ ہیں نورِ اول نبیؐ آخری ہیں ؛ وہ ہم عاصیوں کے سہارے نبیؐ ہیں
وہ لختِ جگر آمنہؓ کے ہیں پیارے ؛ حلیمہؓ کی آنکھوں کے تارے نبیؐ ہیں
یتیموں کو اپنے گلے سے لگایا ؛ بنے بے کسوں کے سہارے نبیؐ ہیں
دو عالم کے مالک چٹائی پہ بستر ؛ غریبی میں ایسے گزارے نبیؐ ہیں
دی بد دعا دشمنوں کے بھی حق میں ؛ دعاؤں سے اُن کو سنوارے نبیؐ ہیں

تجھے فکر و غم کوئی زاہد ہو کیوں کر
حبیبِ خدا جب ہمارے نبیؐ ہیں

دیتا ہوں زمانے کو وہ نعت کی صورت میں
جو میں نے مہک پائی گلزارِ رسالتؐ سے

زاہد قریشی

مقامِ نبوتؐ

بشر میں کہاں ہے وہ فہم و بصیرت
خدا خود ہی جانے مقامِ نبوّت

نبیؐ اور مرسلؑ تو آئے بہت ہیں
مگر کس نے جانا رسولوںؐ کی عظمت

صفیؑ بن کے آدمؑ جو آئے جہاں میں
خلیلؑ آ گئے بن کے کعبہ کی حرمت

جب آئے ذبیحؑ تو زمانے نے جانا
کہ ہے فرض بندے پہ حق کی اطاعت

گئے طور پر جب وہ حضرت کلیمؑ
جلا طورِ حق کی کھلی اِک حقیقت

غرض ہر نبیؑ آئے اُمّت کی خاطر
ملی ہر نبیؑ سے بشر کو نصیحت

میسّر محمد مصطفیٰؐ جب کہ آئے زمیں پر
ہوا ظُلم کا دور ہوئی دور ظُلمت

مٹائی دلوں سے کدورت و نفرت
ہوئی ہر بشر کو بشر سے محبّت

زمانے میں رحمت لقب بن کے آئے
مٹا اُن کے قدموں سے دورِ جہالت

یتیموں کو اپنے گلے سے لگائے
بنے بے کسوں کے لیئے آپؐ رحمت

شفاعت کریں گے وہ محشر میں زاہد
ہوئی آپؐ پہ ہے جو ختمِ نبوّت

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زمیں تا فلک نور معراج کی شب ؛ تھا ہر ذرہ اک طور معراج کی شب
تھا عالم کا عالم اجالا اجالا ؛ فرشتے تھے مسرور معراج کی شب
ملائک محمدؐ کا نغمہ سرا تھے ؛ نہ تھا کوئی رنجور معراج کی شب
یہ بُراق کی خوش نصیبی تھی ورنہ ؛ کہاں عرش تھا دور معراج کی شب
گیا نور خود جسم و نعلین کے ساتھ ؛ تھا سب نور ہی نور معراج کی شب
وہ پہنچے نبیؐ جو سر لامکاں تک ؛ ملا نور سے نور معراج کی شب
کسی طرح محبوبؐ کو تھا بلانا ؛ ہوا حق کو منظور معراج کی شب
نبیؐ نے جو چاہا ہو اُمت کی بخشش ؛ کیا حق نے منظور معراج کی شب

ہوئی حق و باطل کی پہچان زاہد
ہوا ظلم کا خود معراج کی شب

سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ کُل کی ضیاء تم پہ لاکھوں سلام ۔ شانِ ربُّ العُلا تم پہ لاکھوں سلام
سب رسولوں سے برتر جو اعلیٰ ہوئے ۔ وہ رسولِ خدا تم پہ لاکھوں سلام
نور وہ جس کا ہر سو اُجالا ہُوا ۔ نورِ حق مصطفےٰ تم پہ لاکھوں سلام
جن کی خاطر بنے ہیں یہ کون و مکاں ۔ وہ حبیبِ خدا تم پہ لاکھوں سلام
زینتِ عرش ہیں اک تمہارے قدم ۔ تم سے حق نے کہا تم پہ لاکھوں سلام
وہ کہ جس پہ ہوئی ہے نبوت تمام ۔ خاتم الانبیاء تم پہ لاکھوں سلام
پیشوائے نبوت وہ اُمّی لقب ۔ سرورِ انبیاء تم پہ لاکھوں سلام
دور دنیا سے باطل کے فتنے ہوئے ۔ تم سے خیر الوریٰ تم پہ لاکھوں سلام
دو جہاں کے لئے آپ رحمت ہوئے ۔ رحمتِ کبریا تم پہ لاکھوں سلام
کون ہے اب ہمارا تمہارے سوا ۔ مصطفےٰ مصطفےٰ تم پہ لاکھوں سلام
سُنیئے سُنیئے ذرا یا حبیبِ خدا ۔ بے کسوں کی دعا تم پہ لاکھوں سلام
عاصیوں پہ ہو آقا نگاہِ کرم ۔ ہادیٔ باخدا تم پہ لاکھوں سلام

زاھد خستہ جاں دے رہا ہے صدا
مالکِ دوسرا تم پہ لاکھوں سلام

★

در مدحِ شہیدِ کربلا حضرت سیّدنا امام حسین علیہ السلام

ہیں پیکرِ یقین و حق کی رضا حسینؑ
سر کو کٹا کے دے گئے درسِ بقا حسینؑ

آیا بھنور کی زد میں سفینہ جو دین کا
میدانِ کربلا میں ہوئے ناخدا حسینؑ

قتلِ حسینؑ کیا ہے زوالِ یزیدیت
تا حشر حق کے واسطے ہیں رہنما حسینؑ

آلِ رسولؐ دشت میں ترسی ہے آب کو
اس سے بڑا کہاں ہے کوئی سانحہ حسینؑ

دریا کی کیا مجال جو پانی نہ دے تمہیں
ہے صبر کی مثال جو تم نے دیا حسینؑ

خونِ حسینؑ سے ملی اسلام کو حیات
اسلام کا چراغ ہیں حق کی ضیاء حسینؑ

زاہد کو یوں تو رنج و الم ہیں سوا حضورؐ
لیکن ملال آپؓ کا سب سے جدا حسینؑ

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

غوثِ اعظم وارثِ خیرالوریٰ صلعم کا نام ہے
غوثِ اعظم نورِ احمد کی ضیا کا نام ہے

غوثِ اعظم پیرِ کامل رہنما کا نام ہے
غوثِ اعظم مظہرِ حق یا خدا کا نام ہے

اُن کا شیدا ایک زمانہ پیرہیں روشن ضمیر
غوثیت کیا ہے؟ عطائے مصطفےٰ صلعم کا نام ہے

جانشینِ مرتضیٰ رضؓ ہیں پیشوائے اولیا
غوثِ اعظم تاجدارِ اولیا کا نام ہے

نام سے اُن کے اُکھڑ جاتے ہیں باطل کے قدم
غوث وہ باطل شکن مردِ خدا کا نام ہے

ایک چراغِ معرفت سے کتنے روشن ہیں چراغ
غوثِ اعظم شمع عرفاں کی ضیا کا نام ہے

کیا سمجھ پائیں گے زاہد کچھ فہم اُن کا مقام
غوث تو خیبر شکن کی اِک ادا کا نام ہے

مدحت حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ

وہ دل روشن ہے جس میں ہے محبت غوثِ اعظم کی
خدا والے ہی سمجھے ہیں حقیقت غوثِ اعظم کی

نہیں آسان مل جانا علیؓ کا یہ گھرانہ ہے
نصیبوں سے ملا کرتی ہے نسبت غوثِ اعظم کی

مجھے کیا فکر دنیا کی مجھے کیا خوف محشر کا
نبوت مصطفےٰ کی ہے ولایت غوثِ اعظم کی

لکھوں جب منقبت اُن کی قلم چلتا ہے بجلی سا
ہے شاہد خاص یہ مجھ پہ عنایت غوثِ اعظم کی

کہاں اتنی رسائی تھی ہماری غوث تک زاہدؔ
ملی ہے پیر کے صدقے محبت غوثِ اعظم کی

منقبت

خواجۂ ہند حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمتہ اللہ علیہ

خدارا کیجیے نظرِ کرم غریب نوازؒ ۔ کہ آپؒ ہی تو ہیں میرا بھرم غریب نوازؒ
سُنا ہے بنتی ہے بگڑی یہاں غریبوں کی ۔ غریب ہیں یہ تمہارے ہو تم غریب نوازؒ
جبین خم ہے میری آستانے عالی پہ ۔ دکھاؤ آپ کے نقشِ قدم غریب نوازؒ
نہ کوئی غیر نہ اپنا نہ فرقِ شاہ و گدا ۔ ہے سب پہ آپ کی نظرِ کرم غریب نوازؒ
یہ خاکِ ہند نے پائی نجات ظلمت سے ۔ پڑے جب آپ کے اس پہ قدم غریب نوازؒ
پکارتا ہے وہی دم بدم غریب نواز ۔ جسے ہیں حد سے سوا رنج و غم غریب نوازؒ
دیا ہے آپؒ نے شاہوں کو رہبری کا شعور ۔ مٹے ہیں آپ سے ظلم و ستم غریب نوازؒ
ہے کون کس کو دکھاؤں تمہارے ہوتے ہوئے ۔ یہ میرے رنج و الم درد و غم غریب نوازؒ

غلام آپ کا زاہد نظر کا ہے محتاج
ملے ہیں اس کو بہت رنج و غم غریب نوازؒ

حضرت خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری

نبیؐ کے ہیں نورِ نظر آپؒ خواجہؒ
علیؑ کے ہیں لختِ جگر آپ خواجہؒ

علیؑ بھی اُدھر ہیں نبیؐ بھی اُدھر ہیں
خدا کی قسم ہیں جدھر آپؒ خواجہؒ

زمانہ ہو شیدا نہ کیوں اُس نظر کا
جسے آ گئے ہیں نظر آپؒ خواجہؒ

اُسی کی نظر بن گئی ہے مسیحا
رہے جس کے پیشِ نظر آپؒ خواجہؒ

نگاہوں میں گنبد کا منظر ہے پیارا
تصور میں آٹھوں پہر آپؒ خواجہؒ

مجھے بے سہارا نہ سمجھے زمانہ
ذرا دیکھ لینا اِدھر آپؒ خواجہؒ

غریبوں کے مونس غریبوں کے ہمدم
یہ زاہدؔ کی لیجئے خبر آپؒ خواجہؒ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی

اندازہ کہاں لوگو کچھ اُن کی رسائی کا
ہر شئے پہ تصرف ہے محبوبِ الٰہی کا

سر اُن کے ہی روضے پہ خم ہوتے ہیں شاہوں کے
محتاج زمانہ ہے سب اُن کی گدائی کا

ہستی ہے خبر اُن کو کہنے کی ضرورت کیا
دربارِ الٰہی میں کیا ذکر تباہی کا

گنبد پہ تیری خواجہ جھرمٹ ہے فرشتوں کا
دربار تیرا ہے یا جلوہ ہے خدائی کا

رو تا ہے تو کیوں زاہد آنکھوں میں نمی کیسی
ہے سر پہ تیرے سایا محبوبِ الٰہی کا

منقبت

خواجہ دکن حضرت خواجہ سید محمد محمد الحسینی بندہ نواز گیسو درازؒ

روضہ ہے پیارا پیارا بندہ نواز خواجہ ؛ ہے نور کا نظارا بندہ نواز خواجہ
بخشی ہے تم نے عظمت ارض دکن کو آقا ؛ احسان ہے تمہارا بندہ نواز خواجہ
چشتی کے اک فلک پہ چمکے کئی ستارے ؛ لاکھوں میں ایک تارا بندہ نواز خواجہ
دونوں جہاں میں اُس نے اعلیٰ مقام پایا ؛ تم نے جسے سنوارا بندہ نواز خواجہ
سنتے ہیں سب کی آقا دیتے ہیں سب کو آقا ؛ اپنا ہو یا پرایا بندہ نواز خواجہ
سائل تمہارے در سے لوٹا نہ کوئی خالی ؛ سب کو ملا سہارا بندہ نواز خواجہ
آتے ہیں آپ فوراً امداد کرنے اُسکی ؛ جس نے تمہیں پکارا بندہ نواز خواجہ
نسبت سے اولیاء کی بنتے ہیں کام بگڑے ؛ ایمان ہے ہمارا بندہ نواز خواجہ

نسبت ہے تم سے شاہا نسبت کی لاج رکھنا
زاہد بھی ہے تمہارا بندہ نواز خواجہ

حضرت شاہ سید میراں حسینی الحموی بغدادیؒ

دربار تمہارا شاہانہ شاہ میراں حسینی بغدادیؒ
عالم ہے تمہارا دیوانہ شاہ میراں حسینی بغدادیؒ

جو ہوش گنوا کر آتے ہیں وہ ہوش میں لائے جاتے ہیں
ہے سب سے الگ یہ میخانہ شاہ میراں حسینی بغدادیؒ

ہے بھیڑ یہاں پر مستوں کی ہر لب پہ ہے نعرہ اللہ ھو
کیا تم نے پلایا پیمانہ شاہ میراں حسینی بغدادیؒ

بغداد کی خوشبو آتی ہے اجمیر کی مستی پاتا ہوں
یہ راز ہے کیا کچھ سمجھانا شاہ میراں حسینی بغدادیؒ

ہے پشت پہ تمہاری غوث پیا فیضان علی ہے تم کو عطا
میں کیوں نہ کروں دل نذرانہ شاہ میراں حسینی بغدادیؒ

تقدیر سنور جاتی ہے یہاں لے مانگے مرادیں ملتی ہیں
ہو کیوں نہ زمانہ دیوانہ شاہ میراں حسینی بغدادیؒ

صدقہ وہ مدینے والے کا اسکو بھی عطا کچھ ہو جائے
زاہد بھی ہے کوئی دیوانہ شاہ میراں حسینی بغدادیؒ

نذرانۂ عقیدت

حضرت سید خواجہ رحمت اللہ قادری نائبِ رسول

اتنی ہے بس دعائے دلی نائبِ رسولؐ
کھل جائے میرے دل کی کلی نائبِ رسولؐ

ہو جائے کوئی فیض عطا غوثؒ پاک کا
کیجئے نظر اِدھر بھی ولی نائبِ رسولؐ

ہر سُو مہک ہے تم سے ہر اک سمت روشنی
نورِ نبیؐ ہو بوٹے علیؑ نائبِ رسولؐ

فیضانِ غوثؒ ہے یہ عطائے رسولؐ ہے
ہر گھر تمہاری بات چلی نائبِ رسولؐ

سب کو ملا ہے فیض یہاں دستگیرؒ کا
دیکھی تمہاری دریا دِلی نائبِ رسولؐ

جس پہ بھی اک نگاہ پڑی وہ سنور گیا
صدقے ہیں یوں بلائیں ٹلی نائبِ رسولؐ

زاہد کو بھی یہ صدقے کوئی دے کے ٹال دو
آیا ہوں میں تمہاری گلی نائبِ رسولؐ

چراغ دکن حضرت علامہ شاہ غلام احمد کلیمی چشتی القادریؒ

پایا ہے بہت کچھ وہ دربار کلیمیؒ سے
جسکو بھی رہی نسبت سرکار کلیمیؒ سے

قرآن کو سیکھا ہے عرفان کو جانا ہے
ہر راز عیاں دیکھا گفتار کلیمیؒ سے

جسکو بھی جبکی ضرورت جو وہ چیز ملی اس کو
میں درد اٹھا لایا بازار کلیمیؒ سے

مایوس کبھی اس کو دیکھا نہ زمانے میں
وابستہ رہا ہے جو دربار کلیمیؒ سے

یہ ان کا تقدس تھا یہ ان کی مہربانی
جو کچھ بھی ملا مجھ کو دربار کلیمیؒ سے

اشعار کی صورت میں دیتا ہوں زمانے کو
خوشبو جو ملی زاہد گلزار کلیمیؒ سے

سلام بحضور خواجۂ ہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

محبوب حق کے دلبر خواجہ سلام لیجیے
اے دین حق کے رہبر خواجہ سلام لیجیے

اے ہند کی زمیں سے ظلمت مٹانے والے
اے ہند کے پیمبر خواجہ سلام لیجیے

اے فاطمہؓ کے پیارے نور نظر علیؓ کے
اے وارث پیمبرؐ خواجہ سلام لیجیے

دیکھا نہیں یہاں پہ ہم نے کسی ولی کو
تم سا بلند و برتر خواجہ سلام لیجیے

مجھ جیسے بے کسوں کو اپنا بنانے والے
داتا غریب پرور خواجہ سلام لیجیے

ہر آس میری ٹوٹی آنکھوں میں ہے نمی سی
غم کا ہے بوجھ دل پر خواجہ سلام لیجیے

چشم کرم سے دم میں بن جائے گا یقیں
اُجڑا میرا مقدر خواجہ سلام لیجیے

یہ حال زار تا بہ پہنچے تمہارے در تک
آیا ہوں آس لیکر خواجہ سلام لیجیے